مومنؔ خاں مومنؔ

(1800–1852)

مومنؔ دہلی میں پیدا ہوئے۔ خاندانی سلسلہ کشمیر سے تھا۔ والد کا نام حکیم غلام نبی کشمیری تھا۔ خاندانی پیشہ طبابت تھا، لیکن مومنؔ کو طب کے علاوہ دوسرے بہت سے علوم اور فنون مثلاً منطق، نجوم، ریاضی اور شطرنج میں بھی مہارت حاصل تھی۔ مومنؔ اپنے زمانے کے ذہین ترین لوگوں میں شمار ہوتے تھے۔ انھیں فارسی زبان پر بھی قدرت حاصل تھی۔ ان کا فارسی کلام بھی اعلیٰ درجے کا ہے۔ تاریخ گوئی میں بھی اُنھیں کمال حاصل تھا۔

مومنؔ کی شاعری بہت خوب صورت لیکن محدود موضوعات کی حامل ہے۔ ان کے اکثر اشعار بہت مشکل ہیں کیوں کہ وہ اشاروں سے زیادہ کام لیتے ہیں۔ مومنؔ کے کلام میں زبان و بیان کا خاص رچاؤ ہے۔

مومنؔ کی شاعری میں تغزل کا عنصر حاوی ہے۔ مومنؔ کے اس رنگ کی پیروی بعد میں بھی کی گئی۔ مولانا حسرتؔ موہانی کا مشہور شعر ہے:

طرزِ مومنؔ میں مرحبا حسرتؔ
تیری رنگیں بیانیاں نہ گئیں

© NCERT not to be republished

5188CH09

غزل

وہ جو ہم میں تم میں قرار تھا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
وہی یعنی وعدہ نباہ کا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

وہ جو لطف مجھ پہ تھے پیش تر وہ کرم کہ تھا مرے حال پر
مجھے سب ہے یاد ذرا ذرا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

وہ نئے گلے وہ شکایتیں وہ مزے مزے کی حکایتیں
وہ ہر ایک بات پہ روٹھنا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

کوئی ایسی بات اگر ہوئی کہ تمھارے جی کو بُری لگی
تو بیاں سے پہلے ہی بھولنا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

کبھی ہم میں تم میں بھی چاہ تھی کبھی ہم سے تم سے بھی راہ تھی
کبھی ہم بھی تم بھی تھے آشنا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

جسے آپ گنتے تھے آشنا جسے آپ کہتے تھے باوفا
میں وہی ہوں مومنِ مبتلا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

(مومن خاں مومن)

© NCERT not to be republished

مشق

سوالات

1۔ مومنؔ مطلع میں کس وعدے کو یاد دلا رہے ہیں؟

2۔ شاعر کو ذرا ذرا کون سی باتیں یاد آرہی ہیں؟

3۔ شاعر نے بیان سے پہلے کس بات کو بھلانے کو کہا ہے؟

4۔ شعر کی تشریح کیجیے:

کبھی ہم میں تم میں بھی چاہ تھی کبھی ہم سے تم سے بھی راہ تھی
کبھی ہم بھی تم بھی تھے آشنا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

© NCERT not to be republished